

## 69816-کیا مسافر گھر سے نکلنے سے قبل نماز قصر اور کھانا کھائے؟

سوال

اگر میں سو میل یا اس سے زیادہ مسافت کی فلاست سے سفر کروں تو سفر سے قبل اور سفر کے بعد کتنی رکعت ادا کروں گا؟  
میرے خیال میں فلاست سے قبل اور بعد وور کعت ادا کرنی میں، کیا ایسا ہی نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

سنن بنویہ میں سفر کی مسافت کی تحدید نہیں ہے، علماء کرام اس کی تحدید میں بہت زیادہ اختلاف کا شکار ہیں۔

اور صحیح یہ ہے کہ اس میں ہر علاقے اور ملک کے عرف سے رجوع کیا جائیگا، جسے لوگ سفر سمجھتے ہوں وہ سفر ہو گا جس میں روزہ بھی افطار کیا جاستا ہے، اور نماز بھی قصر ہو گی۔  
تحقیقین کی جماعت نے یہی قول اختیار کیا ہے، ان میں ابن قدامہ مقدسی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں، اس کے متعلق آپ سوال نمبر (10993) اور (38079) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم :

مسافر اس وقت تک سفر کی رخصت پر عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی سے نکل نہ جائے، اور جب تک وہ سفر کی حالت میں رہے گا وہ سفر کی رخصتوں پر عمل کرتا رہے گا حتیٰ کہ سفر سے واپس اپنے علاقے میں لوٹ آئے۔

چنانچہ اس کے لیے اپنے شہر اور بستی کی آبادی سے نکلنے سے قبل نماز قصر کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنے گھر میں یا شہر میں ہی ہو اور نماز قصر کرنا شروع کر دے۔

اور روزہ افطار کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ جب سفر کا لیقینی اور پستہ عزم کر لے اور اپنی سواری تیار کر لے تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے، لیکن جمصور علماء کرام منع کرتے ہیں، ان کے ہاں روزہ افطار کرنا اس وقت جائز ہو گا جب اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہو گی، یعنی آبادی سے نکلنے کے بعد، یہی قول احوط اور قوی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"کیا جب سفر کا عزم ہو اور سفر کے لیے کوچ کرے تو کیا بستی سے نکلا شرط ہے، اور کوچ کرنے کے بعد روزہ افطار کر سکتا ہے؟"

جواب :

اس میں بھی سلف رحمہ اللہ کے دو قول ہیں :

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب وہ سفر کی تیار مکمل کر لے اور سرف سواری پر سوار ہونا باقی ہو تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے، ان کہنا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا بھی کیا کرتے تھے۔

اور جب آپ درج ذیل آیت پر غور کریں گے تو آپ یہ صحیح نہیں پائیں گے، کیونکہ وہ ابھی تک تو سفر پر ہے ہی نہیں، بلکہ وہ ابھی تو مقیم اور حاضر ہے۔

﴿ اور جو کوئی سفر پر توهہ دوسرے ایام میں گئی پوری کرے ۔ ﴾

اس بنا پر اس کے لیے بستی کی آبادی اور گھروں سے باہر نکل کر روزہ افطار کرنا جائز ہو گا... ۔

لیکن نکلنے سے قبل نہیں، کیونکہ سفر شروع نہیں ہوا۔

چنانچہ صحیح یہ ہے کہ وہ بستی سے باہر نکلنے سے قبل روزہ افطار نہیں کرے گا، اسی لیے اس کے لیے شہر سے نکلنے سے قبل نماز قصر کرنا جائز نہیں تو اسی طرح شہر سے نکلنے سے قبل روزہ افطار کرنا بھی جائز نہیں ہو گا۔ انشی

دیکھیں: الشرح المتع (346/6).

اس بنا پر سفر کا عزم کرنے والے شخص کے لیے اپنے گھر میں نماز قصر کرنا جائز نہیں، کیونکہ قصر سفر کے احکام اور اس کی رخصت میں سے ہے، اور وہ ابھی اپنے گھر میں ہے نہ کہ مسافر، جمصور علماء کا قول یہی ہے۔

اس مسئلہ میں شاذ اقوال بھی ہیں مثلاً: اپنے گھر میں نماز قصر کر سکتا ہے، اور جب وہ دن کے وقت سفر کرے تو رات سے قبل نماز قصر نہیں کر سکتا اور تمسراً قول یہ ہے کہ اپنے گھر کی پار دیواری کر اس کر لے تو نماز قصر کرنا جائز ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”ہمارا مذہب یہ ہے کہ جب وہ شہر کی آبادی سے نکل جائے تو نماز قصر کر سکتا ہے، اور آبادی سے نکلنے سے قبل قصر نہیں کر سکتا، چاہے وہ اپنے گھر سے نکل چکا ہو، امام مالک ابو حنیفہ احمد اور جمصور علماء کا قول یہی ہے۔

اور ابن منذر نے حارث بن ابی ربیعہ سے بیان کیا ہے کہ جب وہ سفر کا ارادہ کرتے تو انہیں اپنے گھر میں دور کعت پڑھاتے، اور ان میں اسود بن یزید اور کوئی ایک ابن مسعود کے ساتھ شامل ہیں وہ کہتے ہیں:

اور ہم نے اس معنی میں ہی عطاء و سلیمان بن موسی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: مجاهد کہنا ہے: دن کے وقت سفر کرنے والا رات سے قبل نماز قصر نہیں کر سکتا۔

ابن منذر کہتے ہیں: ہمیں نہیں معلوم کے اس کی کسی نے موافق تھی ہو، اور قاضی ابو طیب وغیرہ نے مجاهد سے بیان کیا ہے کہ ان کا قول ہے: اگر دن میں سفر کے لیے نکلے تو رات ہونے سے قبل نماز قصر نہ کرے، اور اگر رات کو نکلے تو دن ہونے سے قبل قصر نہ کرے۔

اور عطاء کا قول ہے: جب وہ اپنے گھر کی چار دیواری سے باہر آ جائے تو قصر کر سکتا ہے۔

چنانچہ یہ دونوں مذہب صحیح نہیں بلکہ فاسد ہیں، مجادہ کا مذہب صحیح احادیث کی وجہ سے متروک ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلے تو انہوں نے ذوالخیثہ میں نماز قصر کی، اور عطاء اور اس کے موافقین کا مذہب سفر کے اسم کی بنی پر متروک ہے "انتہی

دیکھیں : الجمیع (4/228).

اگر مسافر کے لیے دوران سفر راستے میں دوسری نماز ادا کرنے میں مشقت ہو تو سفر سے قبل دونوں نمازیں جمع کرنا جائز ہے، لیکن قصر نہیں کر سکتا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"جب آپ اپنے وطن واپس آنے کا عزم رکھتے ہیں تو صحیح قول کے مطابق قسراً اقامت کے لیے کوئی مدت معین نہیں، لیکن اگر آپ مطلق اقامت کی نیت کریں تو آپ کے حق میں سفر کا حکم ختم ہو گیا ہے۔

اور سفر کے احکام اس وقت شروع ہوتے ہیں جب مسافر اپنا علاقہ اور وطن چھوڑ دے اور شریعت کی آبادی سے باہر نکل جائے، اور آپ کے لیے شہر سے نکلے سے قبل نمازیں جمع کرنا حلال نہیں، لیکن اگر آپ کو خدشہ ہو کہ دوران سفر دوسری نماز ادا نہیں کر سکتے تو پھر جمع کر لیں" انتہی

مجموع فتاویٰ ایشیخ ابن عثیمین (15/346).

شیخ محمد صالح الغوزان کہتے ہیں :

"جب آپ نے ابھی سفر شروع نہ کیا ہو اور ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو آپ کے لیے ظہر کی نماز پوری ادا کرنی واجب ہو گی قصر نہیں کر سکتے۔

اور عصر کی نماز کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو آپ کا سفر عصر کے وقت ختم ہو جائے تو آپ منزل مقصود پر پہنچ کر نماز عصر وقت میں اور پوری ادا کر لیں گے۔

لیکن اگر ظہر سے مغرب کے بعد تک سفر باری رہے اور دوران سفر ہی عصر کا وقت نکل جائے اور آپ کے لیے گاڑی سے اتنا ممکن نہ ہو جیا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ ڈرائیور گاڑی کھڑی کرنے پر نہیں مانا تو اس حالت میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے جو جمع کو مباح کرتی ہے، لیکن نماز پوری ادا کرنا ہو گی۔

جب آپ اپنے گھر میں عصر اور ظہر کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کریں اور اس کے بعد سفر کرنے کا ارادہ ہو تو آپ ظہر اور عصر چار چار رکعت ادا کر لیں گے، جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اس حالت میں جمع کرنی مباح ہے، لیکن قصر نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا وقت شروع نہیں ہوا؛ اس لیے کہ قصراً وقت ہو سکتی ہے جب مسافر اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے۔" انتہی

دیکھیں : المفتقی من فتاویٰ ایشیخ الغوزان (3/62).

اور شیخ حفظہ اللہ کا یہ بھی کہا ہے :

"سفر کے احکام شہر سے باہر نکلنے کے بعد شروع ہوتے ہیں، جب انسان اپنے رہائشی شہر سے باہر نکل جائے، یعنی وہ شہر کی آبادی کو پہنچے چھوڑ دے تو اس کے حق میں سفر کے احکام شروع ہو جائیں گے؛ اور وہ نماز قصر اور رمضان میں روزہ افطار کر سکتا ہے، لیکن جو ابھی آبادی میں ہواں کے حق میں سفر کے احکام شروع نہیں ہوں گے۔

اور اگر ابھی وہ آبادی میں ہی ہوا اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ حاضرین اور مقیم حضرات کی طرح نماز بروقت اور پوری ادا کرے گا؛ کیونکہ اس کے حق میں ابھی سفر شروع ہی نہیں ہوا، اگرچہ وہ ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں سے ہوتا ہوا سفر پر نکلے، کیونکہ یہ مسافر شمار نہیں ہو گا حتیٰ کہ جب تک وہ شرکی ساری آبادی سے نکل نہیں جاتا۔<sup>۱۳</sup> انتہی

ویکھیں: المفتقی من فتاویٰ ایش الفوزان (3/62-63).

واللہ اعلم.